السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے حج کےلیے حکومت کی حج سکیم میں رقم جمع کرائی تھی۔ قرعہ اندازی میں میرا نام نہیں آیا جس کی وجہ سے میری رقم مجھے واپس مل گئی ہے، اب کیا مجھے اس سے زکوۃ ادا کرنی چاہیے یا نہیں، قرآن وحدیث کی روشنی میں فتویٰ درکار ہے۔

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

زکوۃ، دین اسلام کا تیسرا رکن ہے، صاحب استطاعت انسان پر زکوۃ فرض ہے، فرضیت زکوۃ کی تین شرائط حسب ذیل ہیں:

وہ رقم ضروریات سے زائد ہو۔ اگر کوئی ضرورت کےلیے ہے تو اس پر زکوۃ فرض نہیں ہے۔

وہ رقم نصاب کو پہنچ جائے، اگر نصاب سے کم سرمایہ ہے تو اس پر بھی زکوۃ فرض نہیں ہے زکوۃ کا نصاب ساڑھے سات تولے (۸۵ گرام) سونا، یا ساڑھے باون تولے چاندی ہے۔

اس زائد ضرورت رقم پر سال گزر جائے۔ سال سے پہلے پہلے کسی قسم کی رقم پر زکوۃ فرض نہیں ہے۔ صورت مسؤلہ میں سائل نے وہ رقم حج کےلیے رکھی تھی بلکہ وہ حکومت کی حج اسکیم میں جمع کرادی تھی، اب اگر قرعہ اندازی میں نام نہیں نکلا تو اس سے ضرورت ختم نہیں ہو جاتی، بلکہ اس کا مصرف بدستور قائم ہے کہ اسے حج کےلیے استعمال کرنا ہے، اس لیے حج کےلیے مختص کی جانے والی رقم میں زکوۃ نہیں ہے ہاں اگر کوئی اس سے زکوۃ دینا چاہے تو اس کارخیر پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ (وا اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

### جلد:3، صفحہ نمبر:194

### محدث فتویٰ